عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ (رواہ البخاری)

آپ

نورانی قاعدہ

کیسے پڑھیں اور پڑھائیں

پسند فرمودہ:

شیخ القراء ۃ ، استاذ القراء حضرت مولانا قاری

محمد عبد اللہ صاحب ملتانی زید مجدھم

(تلمیذ رشید مجدد القراء ۃ حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتیؒ)

تالیف

محمد عبدالقادر جیلانی

تخصص فی الافتاء: جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا (خانیوال)

تمرین افتاء: دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی

تخصص فی الحدیث الشریف: جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کراچی

File C:\Documents and Settings\Administrator\Desktop\Bismillah\BISMILLAH.jpg not found.

آپ

نورانی قاعدہ

کیسے پڑھیں اور پڑھائیں

انتساب

ہر اس

فرد(کم سن ہو خواہ

عمر رسیدہ، عورت ہو خواہ مرد)

کے نام،

جو اللہ تعالیٰ کی کتاب

کو تجوید کے ساتھ سیکھ

کر صحیح پڑھنے کا جذبہ

رکھتا

ہو

تقریظ

شیخ القراءۃ، استاذ القراء، نمونۂ اسلاف

حضرت مولانا حافظ قاری محمد عبداللہ صاحب ملتانی (زید مجدھم ودامت برکاتہم العالیۃ)

تلمیذ رشید

مجدد القراءۃ، امام التجوید، استاذ الکل

حضرت مولانا حافظ قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیز القدر حضرت مولانا عبد القادر جیلانی صاحب کا رسالہ ''دروس التجوید بترتیب نورانی قاعدہ☆'' کو بندہ نے دیکھا۔ اس پر منفرد انداز میں محنت کی گئی ہے اور تجوید کے بارہ میں کافی معلومات ہیں، یہ رسالہ طلباء کرام کے لیے کافی مفید ہوگا۔

اللہ پاک جیلانی صاحب کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہم سب کو صحیح صحیح قرآن پاک پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

فقط محمد عبداللہ ملتانی

خادم مدرسہ اشرفیہ اشاعت القرآن محلہ طارق آباد ملتان

☆ واضح رہے کہ مسودہ جب تک کاپی اور فوٹوسٹیٹ کی شکل میں چلتا رہا اس وقت تک اس کا نام ''دروس التجوید بترتیب نورانی قاعدہ'' تھا جس کا حضرتِ والا نے ذکر فرمایا، طباعت سے قبل اس کا نام بدل کر ''آپ نورانی قاعدہ کیسے پڑھیں اور پڑھائیں'' تجویز کیا گیا ۱۲ عبد القادر جیلانی

عرض مؤلف

بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ اَ نۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ وَ جَعَلَہٗ ھِدَ ایَۃً لِّلنَّاسِ وَ الۡجَآنِّ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ الَّذِیۡ رَغَّبَ فِیۡ تَعۡلِیۡمِہٖ وَ تَعَلُّمِہٖ لِمَرۡضَاۃِ الرَّحۡمٰنِ

امابعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ کاارشاد ہے:

وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلاً (اَلۡمُزَّمِّلۡ)

حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کافرمان ہے:

خَیۡرُکُمۡ مَّنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ (صحیح البخاری)

مذکورہ بالا آیتِ قرآنی وحدیثِ نبوی میں قرآن مقدس کوسیکھنے سکھانے کی ترغیب اور صحیح پڑھنے کاحکم دیا گیا ہے اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ قرآن کوتجوید سے (یعنی صحیح و درست) پڑھنا واجب ہے۔ کما فی متن الجزریۃ ۔سواسی تناظرمیں یہ مختصر سارسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں نورانی قاعدہ ۔۔ جوہمارے دوروديار میں قرآن مجید کی تعلیم وتعلم میں خشتِ اساسی کی حیثیت کاحامل ہےاوراس میں بنیادی زینہ ہے------ کی ہرتختی سے متعلق ایسے اموردرج کردیے گئے ہیں جوتجربہ سے مفیداورآسان ثابت ہوئے ہیں۔

لہٰذااگرمعلم پڑھانے کے دوران مندرجہ ذیل دوباتوں کااہتمام کرے:

ا: ہرتختی نمبرکے تحت درج تمام امورطلبہ سے پختہ کرائے۔

۲: روزانہ قرآن مجید کے مختلف مقامات سے ان امورکی مشق بھی کرائے۔

توطالب علم ایک تومضبوط بنیادوں پراوردوسرابہت جلدانشاءاللہ تعالیٰ قرآن مجیدکوتجوید کے موافق صحیح پڑھنے والاہوجائے گااوریہی مقصود ہے"نورانی قاعدہ" کی تعلیم وتدریس سے

کماھو ظاھر ۔اسی لیےمَیں نےاس کا نام ’’آپ نورانی قاعدہ کیسے پڑھیں اور پڑھائیں‘‘ تجویز کیا ہے۔

احوال واقعی میں سے یہ ہے کہ یہ سب کچھ میرے اساتذہ کرام (استاذ القراء حضرت محترم قاری محمد عامر صاحب زید مجدہ اور استاذ مکرم قاری (بقراءت سبعۃ عشرہ) مولانا نصیر احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ) کے دروس کا ثمرہ ہے کہ جس طرز سے انہوں نے ہمیں نورانی قاعدہ پڑھایا اور اس کی مشق کرائی اس سے ہمیں خاطر خواہ فائدہ ہوُا جس کے پیش نظر مَیں نے اُن اسباق کو اپنی کاپی میں قلمبند کر کے محفوظ کر لیا۔ پھر مَیں نے ثانی الذکر استاذ محترم سے اس مسودہ پر نظر ثانی بھی کرائی، جب کہ مَیں کچھ اضافہ جات بھی اس میں کر چکا تھا۔ اُنہوں نے مسرت واطمینان کا اظہار فرما کر تصویب فرما دی، اب جب کہ امسال ۱۴۳۱ ھجری میں دورانِ تدریس مدرسہ میں ’’نورانی قاعدہ‘‘ کی تدریس میرے حصے میں طے پائی تو مَیں نے طلبہ کرام کو اسی مسودہ سے پڑھایا، جس سے طلبہ کو بفضلہٖ تعالیٰ (ان کے بقول) کافی فائدہ ہوُا اور اُنہوں نے اس مسودہ کو ہی اپنے لیے فوٹوسٹیٹ کرانا شروع کر دیا، پھر انہی کی طرف سے اس کی طباعت کا مطالبہ بھی ہوُا، جس کے نتیجے میں میرے اندر بھی اس کو کتابی شکل میں شائع کرنے کے داعیہ نے جنم لیا، تاہم مَیں نے چھپوانے سے قبل اسے قراءت کے کسی ماہرِ فن شخصیت کو دکھلانا بھی ضروری سمجھا (کہ معاملہ قرآن مجید کا تھا) تا کہ اس میں کوئی غلطی ہو تو اس کو درست کیا جا سکے۔

الغرض اس امرِ مہم کی انجام دہی کے لیے مَیں نے دو کام کیے:

۱: تعارف سے بے نیاز شیخ القراء قاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمہ اللہ علیہ کے نورانی قاعدہ کی ہر تختی کے ساتھ جو تجویدی افادات چھپے ہوئے ہیں (ناشر: مدرسہ تعلیم القرآن برنس روڈ کراچی)، ان کے ساتھ اس کا مقارنہ کرایا تو بحمدہ تعالیٰ مَیں نے اسے درست پایا (اگر چہ وہاں کچھ اختصار تھا مگر پر مغز اور جامع ومانع، اور یہاں قدرے وضاحت وتفصیل)

۲: مجدد القراءت، امام التجوید، استاذ الکل حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی کے تلمیذ رشید نمونۂ اسلاف شیخ القراءت استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد عبد اللہ صاحب ملتانی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں یہ رسالہ پیش کیا۔ انہوں نے اپنی مصروف ترین زندگی میں سے اوقات نکال کر از راہِ شفقت اس کو دو، تین مرتبہ بغور دیکھا اور پھر اس پر حوصلہ افزا اور دعاء سے مزین تقریظ بھی تحریر فرمادی۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِّىْ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ مِنْ خَزَائِنِهِ الَّتِىْ لَا تُحْصٰى۔

اب ان چند اوراق کو بس خدمتِ قرآن کی غرض سے طبع کرایا جارہا ہے تاکہ یہ میرے لیے ذخیرۂ آخرت اور توشۂ نجات بنیں، نیز بروزِ محشر خدامِ قرآن کی آخری صف میں کہیں جگہ مل جانے کا سبب و وسیلہ ٹھہریں۔ آمین ثم آمین۔

آخر میں عرض ہے کہ کسی صاحبِ فن کو اس میں کہیں خطا نظر آئے تو اس کو میری طرف منسوب کرتے ہوئے ضرور اطلاع فرمائے تاکہ آئندہ طباعت میں اس کو درست کیا جاسکے۔

الحاصل اس نالائق پر ربِ منان کا ہمیشہ انتہائی کرم واحسان رہا ہے اور آج یہ سطور والفاظ بھی (بجز چند سطروں کے، جن کا بعد میں اضافہ کیا گیا) ایسی جگہ پر رقم کر رہا ہے جہاں یہ قرآن اُترا اور اس کی کرنیں چہار سو عالم میں پھیلیں۔ یہاں یہ سطور تحریر کرنے کی غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس افضل ترین مسجد اور مبارک ترین بقعہ کی برکت سے اس رسالہ وجیزہ کو قبولیتِ عامہ وتامہ عطا فرمائے کہ یہ اس کے فضل سے ذرا بھی بعید نہیں ہے۔

آمِین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ۔

محمد عبد القادر جیلانی

۱۹ ذی القعدۃ ۱۴۳۱ھ/ ۲۸، اکتوبر ۲۰۱۰ء

المسجد الحرام (قبالۃ الحطیم ومیزاب الرحمۃ)

مکۃ المکرّمۃ۔ زادہا اللہ شرفا

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	درس اول	۱
	تجوید کا حکم	۲
	تجوید کا معنی، موضوع اور غرض وغایت	۳
	تختی نمبر ۱ (مفردات)، مختیں	۴
	احتیاطیں اور کام	۵
	مخارج کا بیان	۶
	نقشہ مخارج	۷
	تختی نمبر ۲ (مرکبات)	۸
	تختی نمبر ۳ (حروف مقطعات)	۹
	تختی نمبر ۴ (حرکات)	۱۰
	مختیں اور کام	۱۱
	تختی نمبر ۵ (تنوین، غنہ کا بیان اور اس کی اقسام)، مختیں اور کام	۱۲
	تختی نمبر ۶ (ہجے کرنے کا طریقہ)، مختیں اور کام	۱۳
	تختی نمبر ۷: مختیں اور کام	۱۴
	تختی نمبر ۱۰ (جزم، قلقلہ، اخفاءِ شفوی) مختیں اور کام	۱۵
	وقف کی اقسام اور قواعد	۱۶

۱۷	تختی نمبر ۸: حروف مدہ ولین، مع وجہ تسمیہ	
۱۸	تختی نمبر ۹: اقسام مد، محنتیں اور کام	
۱۹	تختی نمبر ۱۱ (نون ساکن وتنوین)	
۲۰	اِظہار واِدغام (مع الاقسام)، اِقلاب، اِخفاء	
۲۱	”را“ (ر) کی حالتیں، موٹی اور باریک را	
۲۲	تختی نمبر ۱۲، محنتیں اور کام	
۲۳	تختی نمبر ۱۳، اِدغام کی اقسام، محنتیں	
۲۴	ءَ اَعۡجَمِیٌ کے تحت ہمزہ کی تسہیل، وضاحت اور اقسام ہمزہ	
۲۵	تختی نمبر ۱۴ اور تختی نمبر ۱۵	
۲۶	تختی نمبر ۱۶ (مد وتشدید)	
۲۷	خاتمہ اجرائے قواعد ضروریہ مع میم ساکن کے احکام	

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عِلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

﴿درس اول﴾

تجوید کالغوی معنی:

تجوید کے لغوی معنی ہیں، سنوارنا، عمدہ کرنا، اچھا کرنا، نیا بنانا، خوب صورت بنانا، وغیرہ۔

تجوید کا اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں تجوید کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن مجید کے کلمات اور اُن کے حروف کو قواعد کے مطابق اُن کے مخارج سے مقررہ صفاتِ لازمہ اور صفاتِ عارضہ کے ساتھ سہولت کے ساتھ ادا کرنا۔

تجوید کا موضوع:

کسی علم وفن میں جس چیز سے بحث کی جائے، وہ اس علم کا موضوع ہوتی ہے۔ علم تجوید کا موضوع قرآن مجید کے ''حروف تہجی'' ہیں۔

غرض وغایت:

علم تجوید کی غرض وغایت یعنی مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو صحیح طور پر ادا کرنا۔

فائدہ:

علم تجوید اگر رضائے الٰہی کے حصول کی نیت سے حاصل کیا جائے تو فلاحِ دارین بالخصوص اُخروی نجات اس پر مرتب ہوتی ہے۔

تجوید کا حکم:

☆ قرآن مجید کو تجوید سے پڑھنا واجب ہے اور تجوید سے نہ پڑھنے والا گنہگار ہے۔

(کَذَا قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْجَزْرِیؒ) [1]

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاO

''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو''۔

۲۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْناً۔ [2]

''قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حُسن کو دوبالا کر دیتی ہے''۔

۳۔ ایک اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہے:

اِقْرَءُ وا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَ اَصْوَاتِھَا ۔ [3]

''قرآن کو عربوں کے لہجے اور ان کی آواز (انداز) میں پڑھو''۔

۴۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ارشاد ہے:

وَ تَغَنَّوْا بِہٖ (اَیْ بِالْقُرْاٰنِ) فَمَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا۔ [4]

''اور قرآن کو حسین (وصحیح) آواز میں پڑھو جو ایسا نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

☆ لَحنِ جَلِیْ سے قرآن مجید پڑھنا حرام اور لحن خفی سے پڑھنا مکروہ ہے (جمال القرآن)

---

۱ الجزریة (ص: ۴)

۲ المستدرک للحاکم (۱/۷۶۸)، رقم (۲۱۲۵)

۳ المعجم الاوسط للطبرانی (۱/۷۶۸)، رقم (۷۲۲۳)۔ ۲۔ شعب الایمان للبیہقی (۲/۵۴۰)، رقم (۲۶۴۹)

۴ سنن ابن ماجہ (۱/۴۲۴)، رقم (۱۳۳۷)

لَحنِ جَلِیُ:

لَحنِ جَلِی سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کو اس طرح پڑھا جائے کہ اُس کے کلمات (الفاظ) تبدیل ہو جائیں مثلاً:

۱۔ حرف کو تبدیل کر دینا، جیسے ''الحمدُ'' کی جگہ ''الھمد'' اور ''ث'' کی جگہ ''س'' وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ حرف زیادہ کر دینا، جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو پڑھتے وقت دال کو اس قدر کھینچ کر یعنی لمبا کر کے پڑھنا کہ واوٗ کی آواز سنائی دے، اسی طرح آخر میں 'ہِ' کو اس قدر کھینچ کر پڑھنا کہ 'یا' کی آواز سننے میں آئے، مثلاً: اَلْحَمْدُ وُلِلّٰہِی ۔

۳۔ حرف کا نقصان یعنی کسی حرف کی حرکت کو اس قدر کم ادا کرنا کہ اصل حرف بھی نہ سنا جا سکے، جیسے لَمْ یُوْلَدْ کی جگہ لَمْ یُلَدْ پڑھ دینا۔

۴۔ اعراب کو تبدیل کر دینا، جیسے: اَنعَمْتَ کی جگہ اَ نعَمْتُ پڑھنا۔

لَحنِ خَفِیُ:

تحسین حروف کے قواعد کے خلاف پڑھنا، یعنی قرآن مجید کے حروف کو اُن کے مقررہ حُسن وخوبی کے ساتھ ادا نہ کرنا۔ جیسے موٹی ''را'' کو باریک پڑھ دینا یا اس کے خلاف پڑھنا، اسی طرح لفظِ اللہ کے لام کو جہاں پُر پڑھنا ہو وہاں باریک پڑھنا یا اس کے خلاف پڑھنا وغیرہ۔

تختی نمبرا

مفردات

عربی زبان کے حروف تہجی انتیس (۲۹) ہیں۔ یہ مفرد حروف بھی کہلاتے ہیں۔

ان میں سے موٹے حروف کل دس (۱۰) ہیں۔

ان میں سے مندرجہ ذیل سات (۷) حروف ہر حال میں موٹے پڑھے جاتے ہیں۔

خ ، ص ، ض ، ط ، ظ ، غ ، ق۔

جب کہ درج ذیل تین (۳) حروف کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔

ا ، ل ، ر۔

الف: کو اس وقت موٹا پڑھا جاتا ہے جب الف سے پہلے والا حرف موٹا ہو جیسے قَاهِرٌ۔

لام: لام صرف لفظ اللہ کا موٹا ہوگا جبکہ اس کے ماقبل زبر یا پیش ہو ورنہ باریک ہوگا۔

ر: اس کا بیان تختی نمبر۱۳ کے تحت آرہا ہے۔

محنتیں:

تختی نمبرا میں دو (۲) محنتیں کرنی ہیں:

۱۔ موٹے حروف کی مشق کرنی ہے۔

۲۔ (۱) تین حرفی حروف پر مد لازم ہوتا ہے لہذا ان حروف کو دو (۲) الف کی مقدار کھینچ کر پڑھا جائے اور یہ کل سولہ (۱۶) حروف ہیں۔

(۲) ج ، د ، ذ ، س ، ش ، ص ، ض ، ع ، غ ، ق ، ک ، ل ، م ، ن ، و ، الف

دو(۲) حرفی حروف کوایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھا جائیگا اور یہ (۱۲) ہیں۔

ب ،ت ،ث ،ح ،خ ،ر ،ز ،ط ،ظ ،ف ،ہ ،ی

احتیاطیں:

اس تختی کی محنت کے دوران دو باتوں کی احتیاط کی جائے۔

۱۔ ہونٹ حرکت نہ کریں (یعنی حروف کی ادائیگی کے دوران منہ کھلنے کی جو فطری حالت ہے منہ کو اسی حالت پر رکھا جائے۔اس کے علاوہ ہونٹوں کو حرکت نہ دی جائے)۔

۲۔ حروف کو اول سے آخر تک موٹا پڑھا جائے (یہ نہیں کہ شروع میں موٹا اور آخر میں باریک ہو)۔

موٹا پڑھنے کا طریقہ:

زبان کی جڑ کو اوپر کے تالو کی طرف اُٹھانا۔

کام:

پہلا کام: موٹے حروف کی مشق کرنا

دوسرا کام: موٹے حروف پر نشان لگانا (----)

مخارج کا بیان

۱	ء ہ	حلق کے آخر سے ادا ہوتے ہیں۔
۲	ع ح	حلق کے درمیان سے ادا ہوتے ہیں۔
۳	غ خ	حلق کے شروع سے ادا ہوتے ہیں۔
۴	ق	زبان کی جڑ اور اوپر کے تالو سے ادا ہوتا ہے۔
۵	ک	ق کے مخرج کے قریب ذرا منہ کی طرف سے ادا ہوتا ہے۔

۶	ج ش ی	زبان کے درمیان اوراوپر کے تالو سے ادا ہوتے ہیں۔
۷	ض	زبان کی کروٹ اوراوپر والی ڈاڑھوں کے مسوڑوں سے ادا ہوتا ہے۔
۸	ل ر ن	زبان کے کنارے اور دائیں طرف کے اوپر والے دانتوں کے مسوڑوں سے ادا ہوتے ہیں۔
۹	ط د ت	زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر والے دانتوں کی جڑوں سے ادا ہوتے ہیں۔
۱۰	ظ ذ ث	زبان کی نوک اورسامنے کے اوپر والے دانتوں کے کنارے سے ادا ہوتے ہیں۔
۱۱	ص ز س	زبان کی نوک اور سامنے نیچے والے دانتوں کے کنارے سے ادا ہوتے ہیں۔
۱۲	ف	اوپر والے دانتوں اور نیچے والے ہونٹ سے ادا ہوتا ہے۔
۱۳	و	دونوں ہونٹ گول کرنے سے ادا ہوتا ہے۔
۱۴	ب ،م	دونوں ہونٹوں کے ملانے سے ادا ہوتے ہیں۔
۱۵	الف مدہ ،و اؤ مدہ، یا مدہ	منہ کے اندر خالی حصہ سے ادا ہوتے ہیں۔

م: ہونٹوں کے خشکی والے حصے (بیرونی طور پر نظر آنے والے حصے) سے ادا ہوتا ہے۔

ب: ہونٹوں کے تری والے حصے (اندورنی، یعنی نظر نہ آنے والے حصے) سے ادا ہوتا ہے۔

نقشہ

تختی نمبر ۲

مرکبات

☆ پانچ حروف ایسے ہیں جن کے مرکبات میں دوسرے حروف کی طرح کوئی مخصوص شکل نہیں ہے، بلکہ ان کی کئی شکلیں ہیں۔ وہ حروف یہ ہیں:

’’ ب ، ت ، ث ، ن ، ی ‘‘

☆ نورانی قاعدہ کی اسی تختی کی آخری سطر میں ہمزہ اور الف (أ) اکٹھے لکھے ہوئے ہیں یہاں پر یہ بتانا مقصود ہے کہ ھمزہ کبھی الف کی شکل میں بھی ہوتا ہے۔

اکثر ماہرین فن اُس الف کو جس پر کوئی سی بھی حرکت ہو یا جزم ہو تو وہ اُسے الف کے بجائے ہمزہ قرار دیتے ہیں۔

☆ جس واؤ اور یا پر ہمزہ ہو جیسے (ؤ . ئ) تو وہ واؤ اور یا کی بجائے ھمزہ پڑھے جائیں گے۔

مثلاً: یُؤْمِنُ ، نَبِّئْ۔

کام:

پہلا کام: موٹے حروف کی مشق کرنا۔

دوسرا کام: موٹے حروف پر نشان لگانا (-----) تاکہ مزید مشق ہو جائے۔

تختی نمبر ۳

حروف مقطعات

حروفِ مقطعات اُن حروف کو کہا جاتا ہے جنہیں حرکات کے بغیر علیحدہ علیحدہ پڑھا جاتا ہے۔اس تختی میں جو ''الٓمّٓ اللّٰہُ'' لکھا ہوا ہے یہاں میم پر غنہ ہوگا اور اس تختی کا آخری حرف '' الٓمّٓ اللّٰہُ'' ہے یہاں پر ایک عمومی غلطی کا احتمال ہے۔

صحیح پڑھنے کی صورت میں ''الف ،لآم،مِیْ مَ اللّٰہُ'' پڑھا جائے گا،جب کہ غلط پڑھنے کی صورت میں '' الف، لآم ،مِیْمْ ،مَ اللّٰہُ ''پڑھا جائے گا۔

کام:

☆ حروف مقطعات کو زبانی یاد کرنا،اور ان کی مشق کرنا۔

تختی نمبر ۴

حرکات

حرکات:

۱۔ زبر (َ) زیر(ِ)پیش (ُ) کو حرکات کہتے ہیں۔

۲۔ جس حرف پر حرکت ہو اسے متحرک کہتے ہیں۔

۳۔ متحرک حرف بغیر کھینچے اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے۔

۴۔ جس الف پر حرکت یا سکون ہو اسے ہمزہ کہتے ہیں۔

۵۔ '' ر'' پر زبر یا پیش ہو تو موٹی اور زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی۔

محنتیں:

تختی نمبر۴ میں پانچ محنتیں ہیں۔

1۔ ساری تختی کے ہجے کرنا۔

2۔ مشابہ حروف کی حرکت کے ساتھ آپس میں مشق کرنا۔

مشابہ حروف:

ثَِ ُ، سِ َ ُ، صَِ ُ، تَِ ُ۔ طَِ ُ، ذَِ ُ۔ ظَِ ُ، زَِ ُ، ضَِ ُ۔ کَِ ُ، قَِ ُ۔ حَِ ُ، ہَِ ُ۔ عَِ ُ، اَِ ُ۔

یعنی ہر حرف پر تینوں حرکات (زبر، زیر اور پیش) پڑھی جائیں اور ان کی مشق کی جائے۔

3۔ اوپر سے نیچے کی طرف حروف کو ملا کر آپس میں جوڑ بنا کر مشق کرنا۔

خ	ج	ق	ق	ق	ک	
ج	ج	ج	ش	ش	ش	وغیر ذلک
ی	ض	ض	ض	ل	ل	

کام:

۱۔ حرکات سے متعلق مذکورہ باتیں یاد کرنا۔

۲۔ موٹے حروف پر نشان لگانا۔(-----)

تختی نمبر ۵

تنوین

تنوین:

☆ دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔

☆ تنوین پر غنہ ہوتا ہے۔

غنہ:

ایک الف کی مقدار ناک میں آواز لے جانے کو غُنَّہ کہتے ہیں۔

☆ دو زبروں کی حالت میں کبھی الف اور کبھی ی لکھا ہوتا ہے مگر وہ پڑھا نہیں جاتا جیسے اَبَدًا ، طَبَقًا ، طُوًی۔

☆ '' را '' پر دو زبر یا دو پیش ہو تو '' ر '' موٹی ہو گی جیسے مَسْرُوْرًا، قَمَرٌ اور اگر دو زیر ہو تو '' را '' باریک ہو گی جیسے شَهْرٍ۔

غنہ کی قسمیں:

غنہ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ غنہ میں زبان نون کے مخرج میں لگتی ہے۔

۲۔ زبان کو نون کے مخرج سے تھوڑا دور رکھ کر غنہ کرنا ہوتا ہے۔

پہلی صورت غُنَّہ مشدد کی ہے، یعنی غنہ کا مکمل اظہار جیسے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ

اور دوسری صورت غُنَّہ اِخفاء کی ہے یعنی ہلکی اور نرم آواز میں غنہ کرنا جیسے۔ کُنْتُ بَصِیْرًا

☆ اخفاء اور مشدد والے غنہ کے درمیان فرق کرنا ہوتا ہے۔

کام:

۱۔ موٹے حروف پرنشان لگانا۔ ۲۔ ساری تختی کے ہجے کرنا۔
۳۔ متشابہ حروف کی مشق کرنا۔ ۴۔ اوپر سے نیچے کی طرف مشق کرنا۔

تختی نمبر۶

محنتیں:

اس تختی میں دو محنتیں کرنی ہیں۔

۱۔ حروف اور حرکات کو صحیح طریقہ سے پہچاننے کی مشق کرنا۔

۲۔ ہجے کرنا۔

ہجے کرنے کا طریقہ:

ہجے کرتے وقت درمیان میں موٹے حرف کو تین مرتبہ مفرد پڑھنا پھر اس حرف کو حرکت کے ساتھ پڑھنا جیسے اَخَذَ میں ھمزہ زبر أَ ، خا ، خا ، خا پھر خَ خَ خَ خَ خَ پھر خَ ، اَخَ ذَ اَخَذَ ۔

اور رَقَبَةٍ میں را ، را ، را پھر رواں رَ رَ پانچ مرتبہ پھر رَا زبر رَ پھر قاف قاف قاف پھر رواں قَ قَ پانچ مرتبہ پھر قاف زبر قَ پھر دونوں کو ملا کر رَقَ پھر ب کو ملا کر رَقَبَ پھر تا دوزیر ةٍ رَقَبَةٍ۔

کام:

موٹے حروف پرنشان لگانا۔(-----)

تختی نمبر ۷

محنتیں:

☆ کھڑا زبر (ا)، کھڑی زیر (ٖ)، الٹا پیش (ٗ) ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھے جاتے ہیں۔

☆ کھڑا زبر الف مدہ کا، کھڑی زیر یا مدہ کا اور الٹا پیش واؤ مدہ کی مخفف شکل ہے۔ جیسے:

دٰ ، دٖ ، دٗ : دَا ، دِیْ ، دُوْ ۔

☆ جب '' ر '' پر کھڑا زبر یا الٹا پیش ہو تو '' ر '' موٹی اور کھڑی زیر ہو تو '' ر '' باریک پڑھی جائے گی۔

☆ نون و میم کو مدہ کی حرکتوں کے ساتھ خصوصاً غنہ ہونے سے بچایا جائے۔

کام:

۱۔ موٹے حروف پر نشان لگانا۔(-----)

۲۔ ساری تختی کے ہجے کرنا۔

ملاحظہ:

تختی نمبر ۸ اور ۹ بعد میں پڑھائی جاتی ہیں۔

تختی نمبر ۱۰

جزم / سکون

محنتیں:

۱۔ جس حرف پر جزم ہو اس کو ساکن کہتے ہیں۔

۲۔ جزم والا حرف پہلے والے حرف سے ملا کر ایک دفعہ پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ پانچ حروف (ق ، ط ، ب ، ج ، د ----- ''قُطُبُ جَدٍّ'') جب ساکن ہوں تو ان پر قلقلہ ہوتا ہے۔

☆ آواز کے ان حروف کے مخرج میں گیند کی طرح اُچھلنے کو قَلْقَلَۃُ کہتے ہیں۔

۴۔ نون ساکن پر غنہ ہوتا ہے۔

۵۔ نون ساکن کے بعد ''ب'' آجائے تو وہاں پر بھی غنہ ہوتا ہے مگر وہاں نون ساکن میم ساکن سے بدل جاتا ہے جیسے مِنْ بَعْدِ۔

۶۔ میم ساکن کے بعد ''ب'' آجائے تو وہاں بھی میم پر غنہ ہوتا ہے جیسے ''تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ'' اس کو اِخفاءِ شَفَوِیْ کہتے ہیں۔

کام:

۱۔ موٹے حروف پر نشان لگانا (-----)

۲۔ قلقلہ والے حروف پر نشان لگانا (ہ)

وقف

وقف کی دوقسمیں ہیں۔

۱۔ اضطراری ۲۔ اختیاری

وقف اضطراری:

جس حرف پر جزم یا سکون ہو یعنی وہاں وقف کرنا ہو تو ایسے وقف کو وقف اضطراری کہا جاتا ہے۔

جیسے مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ۔

وقف اختیاری:

کلمہ کے جس آخری حرف پر جزم کی بجائے کوئی حرکت دی ہوئی ہو اور وہاں ٹھہرنا مقصود ہو تو وہاں وقف کرنا، وقف اختیاری کہلاتا ہے۔

قواعد:

اس وقف اختیاری کے چار قاعدے ہیں۔

۱۔ جس کلمہ پر ٹھہرنا مقصود ہو اور کلمہ کے آخری حرف پر زبر، زیر، پیش، دوزیر، دو پیش، کھڑی زیر یا اُلٹا پیش ہو تو آخری حروف کو ساکن کر دیتے ہیں جیسے وَالْعَصْرِ کو وقف کی صورت میں وَالْعَصْرْ پڑھیں گے۔

۲۔ جس کلمہ پر ٹھہرنا مقصود ہو اس کلمہ کے آخری حرف پر دوزبر (ً) ہوں تو ایک زبر کو الف سے بدل دیتے ہیں جیسے علیماً، کو علیماَ پڑھا جائے گا، وغیرہ۔

۳۔ جس کلمہ پر ٹھہرنا مقصود ہو، اور اس کلمہ کے آخری حرف پر کھڑا زبر یا سکون ہو یا پھر آخری حرف الف ہو تو اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں جیسے یَسْعٰی، نُشِرَتْ، رَفَعْنَا، وغیرہ۔

۴۔ جس کلمہ پر ٹھہرنا مقصود ہو، اور اس کلمہ کا آخری حرف گول ۃ ہو تو اس کو ہائے ساکنہ (ہْ) سے بدل دیتے ہیں جیسے اَلْقَارِعَةُ سے اَلْقَارِعَہْ۔

تختی نمبر ۸

حروفِ مَدَّہ ولِیُنْ

حروف مدہ:

حروف مدہ تین ہیں۔ واؤ ،الف ،یا

۱۔ واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو، یا ساکن سے پہلے زیر ہو اور الف سے پہلے زبر ہو جیسے اُوْ تِیْنَا ۔

۲۔ حروف مدہ ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھے جاتے ہیں۔

☆ الف کی دو قسمیں ہیں۔

الف مدہ جیسے بَا اور الف مفردہ جیسے، ا ۔

وجہ تسمیہ:

چونکہ یہ (تین) حروف کھینچ کر پڑھے جاتے ہیں اس لیے ان کو حروف مَدَّہ کہتے ہیں۔

حروف لین:

حروف لین دو ہیں۔ واؤ ،یا

۱۔ واؤ ساکن ،یا ساکن سے پہلے زبر ہو جیسے کَوْ ثَرْ ، بَیْتٌ ۔

۲۔ ان حروف کو نہ کھینچ کر پڑھا جاتا ہے اور نہ ہی مجہول، اردو میں مجہول کی مثال دیکھیے ۔موم، پیٹ، وغیرہ۔

۳۔ ان حروف کو سہولت و نرمی سے ادا کیا جاتا ہے، جیسا کہ اردو میں سَیر ، خَیر وغیرہ۔

وجہ تسمیہ:

چونکہ یہ حروف نرمی سے ادا ہوتے ہیں، اس لیے ان کو لین کہا جاتا ہے۔

تختی نمبر۹

مد

تعریف:

مد کا لغوی معنی ہے کھینچنا، اصطلاح میں کسی لفظ کو کھینچ کر یعنی لمبا کر کے پڑھنا مد کہلاتا ہے۔

اقسام:

اس کی مندرجہ ذیل پانچ اقسام ہیں۔

۱) مد متصل:

حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ (یعنی اسی لفظ) میں ہو، جیسے:

الف مدہ کے بعد ہمزہ	واؤ مدہ کے بعد ہمزہ	یا مدہ کے بعد ہمزہ
جَآءَ	سُوْٓءٍ	سِیْٓئَتُ
اِبْتِغَآءَ	اَنْ تَبُوْٓءَ	هَنِیْٓئًا
حُنَفَآءَ	اَبُوْٓءُ لَکَ	خَطِیْٓئٰتِهِمْ

۲) مد منفصل:

حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو۔ جیسے:

الف مدہ کے بعد ہمزہ	واؤ مدہ کے بعد ہمزہ	یا مدہ کے بعد ہمزہ
اِلَـیْنَآ اِیَا بَهُمْ	لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ	بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ
اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ	قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ	

۳) مدلازم:

حروف مدہ یا حروف لین کے بعد سکون اصلی یا تشدید ہو۔

☆سکون اصلی:

(ا) حروف مدہ کے بعد سکونِ اصلی ''کلموں'' میں ہو اس کی مثال پورے قرآن مجید میں صرف ایک ہے: جیسے: آٰلْئٰنَ

(ب) حروف مدہ کے بعد سکون اصلی ''حروف'' میں ہو، جیسے:

الف مدہ کے بعد سکون	واؤ مدہ کے بعد سکون	یا مدہ کے بعد سکون
صٓاد ، قٓاف	نُوٓنْ	مِيٓمْ ، سِيٓنْ

(ج) حروف لین کے بعد سکون اصلی ہو جیسے: عَيٓنْ ، غَيٓنْ ۔

☆ تشدید:

حروف مدہ کے بعد تشدید ہو۔ جیسے:

الف مدہ کے بعد تشدید	واؤ مدہ کے بعد تشدید	یا مدہ کے بعد تشدید
سِقَايَةَ الْحَآجِّ	اَتُحَآجُّوٓنِّیْ	
دَآبَّةٍ	تَاْمُرُوٓنِّیْ	

۴) مد وقفی عارضی:

حروف مدہ یا حروف لین کے بعد سکون عارضی ہو جیسے۔

حروف مدہ کے بعد: قِنْوَانْ ، مَحْفُوْظْ ، مَجِيْدْ

حروف لین کے بعد: فِرْعَوْنْ ، قُرَيْشْ ، وَالصَّيْفْ

۵) مداصلی:

حروف مدہ یا حروف لین کے بعد مد کا کوئی سبب نہ ہو۔

(اور مد کے تین اسباب ہیں: ہمزہ، سکون اور تشدید۔) جیسے با ، تا ، خا ، زا ۔

فوائد اور محنتیں:

☆ مد متصل کو مد واجب بھی کہتے ہیں۔

☆ مد متصل اور منفصل ان دونوں کا مد چار الف کے برابر لمبا پڑھا جائے گا۔

☆ مد لازم کا مد پانچ الف کے برابر لمبا پڑھا جائے گا۔

☆ مد وقفی عارضی کا مد تین الف کے برابر لمبا پڑھا جائے گا۔

☆ مد اصلی کا مد ایک الف کے برابر لمبا پڑھا جائے گا۔

کام:

۱۔ موٹے حروف پر نشان لگانا (-----)

۲۔ قلقلہ والے حروف پر نشان لگانا (ہ)

۳۔ وقف کے قاعدے نمبر کا نشان لگانا۔ مثلاً قاعدہ نمبر ''۲'' لگ رہا ہے تو اس کے اوپر ''۲'' لکھنا۔

۴۔ مد کا نشان لگانا۔ (اس طور پر کہ ایک مد کا نشان دوسری مد کے نشان سے منفرد ہو)

تختی نمبر ۱۱

نون ساکن وتنوین

نون ساکن اور تنوین کے احکام چار ہیں۔

۱: اظہار ۲: ادغام

۳: اقلاب ۴: اخفاء

۱: اظہار:

نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی (ء ہ ، ع ح ، غ خ) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں غنہ نہیں ہوگا۔

	نون ساکن کے بعد حرف حلقی اسی کلمہ میں	نون ساکن کے بعد حرف حلقی دوسرے کلمہ میں	تنوین کے بعد حرف حلقی
ء	یَنْئَوْنَ	اَنْ اَشْکُرَ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ
ہ	لَا تَنْھَرْ	اِنْ ھُوَ اِلَّا	مَنْسَکاً ھُمْ نَاسِکُوْہُ
ع	اَنْعَمْتَ	مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ	حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ
ح	وَانْحَرْ	مِنْ حَیْثُ	عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ
غ	فَسَیُنْغِضُوْنَ	مِنْ غَیْرِ سُوْءٍ	حَلِیْمًا غُفُوْرًا
خ	اَلْمُنْخَنِقَةُ	اِنْ خِفْتُمْ	عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ

ادغام:

نون ساکن یا تنوین کے بعد یَرْ مَلُوْنَ (ی رم ل و ن) کے چھ حروف میں سے یَنْمُوْ (ی ن م و) کے چار حروف میں ''اِدْغَامُ مَعَ الْغُنَّۃُ'' یعنی ادغام غنہ کے ساتھ اور ''ل'' اور ''ر'' میں ادغام بلا غنہ ہوگا۔

حروف یَرْ مَلُوْنَ	نون ساکن کے بعد	تنوین کے بعد
ی	اِنْ یَّشَأْ	وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ
ن	عَنْ نَّفْسِیْ	عَذَابًا نُّكْرًا
م	مِنْ مُّشْرِكٍ	عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
و	مِنْ وَّالٍ	سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً
ل	فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ	صِیَامًا لِّیَذُوْقَ
ر	مِنْ رَّحْمَتِہٖ	غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

فوائد:

۱۔ نون ساکن کے بعد اسی کلمہ میں حروفِ یَنْمُوْ (ی ن م و) میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں ادغام نہیں ہوتا اور یہ کل چار کلمے قرآن مجید میں آئے ہیں۔
دُنْیَا ، قِنْوَانٌ ، صِنْوَانٌ ، بُنْیَانٌ

۲۔ ادغام کا معنی ہے چھپانا، چھپنے والا حرف ''مُدْغَمْ'' اور جس حرف میں چھپایا جا رہا ہے وہ ''مُدْغَمْ فِیْہ'' کہلاتا ہے جیسے مِنْ رَّبِکَ میں ''نون'' مدغم اور ''ر'' مدغم فیہ ہے۔

۳۔ ادغام کی اقسام:

ادغام کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ادغام تام:

وہ ادغام ہے جس میں حرفِ مدغم، حرفِ مدغم فیہ کے اندر مکمل طور پر چھپ جائے کہ اس کی ادنیٰ سی آواز کا شائبہ بھی باقی نہ رہے۔جیسے مِـنْ رَّبِّکَ کہ اس کی قرأت میں نون کی معمولی سی آواز بھی نہیں آتی۔

۲۔ادغام ناقص:

وہ ادغام ہے جس میں حرفِ مدغم، مدغم فیہ کے اندر مکمل طور پر نہیں چھپتا بلکہ کچھ نہ کچھ اپنی آواز ظاہر کرتا ہے۔اس کو قُرّاء کی اصطلاح میں ''اِدْغَامْ مَعَ الْغُنَّهْ ''(یعنی نون کی آواز کو ہلکا سا باقی رکھتے ہوئے غنہ کرنا) کہتے ہیں۔جیسے مِنْ وَّالٍ

۳:اقلاب:

نون ساکن یا تنوین کے بعد ''ب'' آجائے تو نون ساکن وتنوین کو میم سے بدل کر غنہ ہوتا ہے۔جیسے:

نون ساکن ایک کلمہ میں	نون ساکن دوسرے کلمہ میں	تنوین
بِذَنْـبِهِمْ	مِنْ بَعْدُ	كِرَامٍ بَرَرَةٍ
يَنْـبَغِيْ	مِنْ بَيْنِ مَنْ بَعَثَنَا	لَنَسْفَعًا بِا لنَّاصِيَةِ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ

۴:اِخفاء:

نون ساکن یا تنوین کے بعد ''حروف حلقی اَغَـحُـخَعَـهْ، یعنی ہمزہ،غین،حا،خا،عین اورھا،حروف یَرْمَلُوْنَ (ی رم ل ون) اور با اور الف''ان ۱۴ حروف کے علاوہ پندرہ حروف (ت، ث، ج، د، ذ، ز،س،ش،ص،ض،ط،ظ،ف،ق،ک) میں سے کوئی حرف آجائے تو زبان کو نون کے مخرج سے تھوڑا دور رکھ کر غنہ کیا جاتا ہے۔

مثالیں:

حروفِ اخفاء	نون ساکن کے بعد اسی کلمہ میں	نون ساکن کے بعد دوسرے کلمہ میں	تنوین کے بعد
ت	اَنۡتُمۡ	اَنۡ تَتُوۡبَا	يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ
ث	اُنۡثٰى	مَنۡ ثَقُلَتۡ	شِهَابٌ ثَاقِبٌ
ج	اَنۡجَيۡنَا	مِنۡ جُوۡعٍ	حُبًّا جَمًّا
د	عِنۡدَ رَبِّهِمۡ	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	كَاۡسًا دِهَاقًا
ذ	مُنۡذِرِيۡنَ	مَنۡ ذَا الَّذِىۡ	يَتِيۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ
ز	اُنۡزِلَتۡ	فَمَنۡ زُحۡزِحَ	يَوۡمَئِذٍ زُرۡقًا
س	اَلۡاِنۡسَانُ	مِنۡ سُلۡطَانٍ	خَمۡسَةٌ سَادِسُهُمۡ
ش	اَنۡشَاَهَا	مِنۡ شَرِّ	ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ
ص	مَنۡصُوۡرٌ	عَنۡ صَلَاتِهِمۡ	قَاعًا صَفۡصَفًا
ض	مَنۡضُوۡدٌ	مِنۡ ضَرِيۡعٍ	قِسۡمَةٌ ضِيۡزٰى
ط	تَنۡطِقُوۡنَ	مِنۡ طِيۡنٍ	قَوۡمًا طَاغِيۡنَ
ظ	اُنۡظُرۡ	مِنۡ ظَهِيۡرٍ	سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ
ف	اَلۡمَنۡفُوۡشِ	كُنۡ فَيَكُوۡنُ	وَاحِدَةٌ فَاِذَا جَآءَ
ق	يَنۡقُضُوۡنَ	مِنۡ قَبۡلُ	اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً
ک	اَنۡ اُنۡكِحَكَ	مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ	قَوۡمٍ كَافِرِيۡنَ

﴿ ’’ ر ‘‘ کی حالتیں ﴾

موٹی ر:

’’ ر ‘‘ ۱۳ حالتوں میں موٹی پڑھی جاتی ہے۔

۱۔ راپر زبر (َ) ہو۔

۲۔ راپر پیش ہو (ُ) ہو۔

۳۔ راپر دو زبر (ً) ہو۔

۴۔ راپر دو پیش (ٌ) ہوں۔

۵۔ راپر کھڑا زبر (ٰ) ہو۔

۶۔ راپر اُلٹا پیش (ٗ) ہو۔

۷۔ راساکن ماقبل زبر (َ ْ) ہو جیسے مَرْیَمُ

۸۔ راساکن ماقبل پیش (ُ ْ) ہو جیسے قُرْبٰی

۹۔ راساکن قبل کسرہ عارضی یعنی ہمزہ وصلی ہو جیسے اِرْجِعْ

۱۰۔ راساکن ماقبل حرف پر کسرہ لیکن یہ کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ

۱۱۔ راساکن اور اس کے بعد اسی کلمہ میں متصل موٹا حرف ہو جیسے مِرْصَادْ۔

۱۲۔ راساکن، ماقبل حرف بھی ساکن (لیکن وہ ’’ی‘‘ ساکن نہ ہو) اور اس ساکن حرف سے پہلے زبر ہو جیسے وَالْعَصْرْ

۱۳۔ راساکن، ماقبل حرف بھی ساکن (لیکن وہ ’’ یا ‘‘ ساکن نہ ہو) اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے خُسْرْ

باریک ''ر''

را چھ حالتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے۔

۱۔ را کے نیچے (ِ) ہو۔

۲۔ را کے نیچے دو زیر (ٍ) ہوں۔

۳۔ را کے نیچے کھڑی زیر (ٖ) ہو۔

۴۔ را ساکن سے پہلے زیر اصلی یعنی ہمزہ قطعی اسی کلمہ میں ہو اور اس را ساکن کے بعد اسی کلمہ میں موٹا حرف نہ ہو جیسے اِرْشَادٌ

۵۔ را ساکن سے پہلے یا ساکن (یْ) ہو خواہ ''یا'' ساکن سے پہلے والے حرف پر زبر (َ) یا پیش ہو جیسے خَیْرٌ۔

۶۔ را ساکن سے پہلے حرف ساکن ہو (لیکن وہ یا ساکن نہ ہو) اور اس ساکن حرف سے پہلے زیر (ِ) ہو جیسے حِجْرٌ۔

فائدہ:

سکون عارضی وقف کی صورت میں ہی ہوتا ہے اور یہ سکون عارضی وقف کے قاعدہ نمبر ''۱'' اور قاعدہ نمبر ''۴'' میں ہی ہوتا ہے۔

کام:

۱۔ موٹے حروف پر نشان لگانا (-----)۔

۲۔ حروف قلقلہ پر نشان لگانا (o)۔

۳۔ وقف کے قاعدے نمبر کا نشان لگانا۔

۴۔ ہر مد کا منفرد نشان لگانا۔

۵۔ اظہار / ادغام / اقلاب / اخفاء کے نشان لگانا۔

۶۔ موٹی را کا نشان لگانا۔

تختی نمبر۱۲

تشدید

محنتیں:

۱۔ جس حرف پر تشدید ہو اس کو ''مُشَدَّد'' کہتے ہیں۔

۲۔ تشدید والا حرف پہلے والے حرف سے ملا کر دو دفعہ پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ مشدد حرف سختی کے ساتھ ذرا رُک کر پڑھا جاتا ہے۔

۴۔ لفظ اللہ کے لام سے پہلے والے حرف پر زبر یا پیش ہو تو لام موٹا ہوگا جیسے ھُوَ اللّٰہُ، اگر زیر(ِ) ہو تو لام باریک ہوگا۔ جیسے بِسْمِ اللّٰہِ ،لِلّٰہِ۔

ف: [اس تختی میں حرف مشدد کے بعد کوئی حرف نہیں]

کام:

پوری تختی کے ہجے کرنا (خصوصًا حروف مشددہ کے)۔

تختی نمبر۱۲

تشدید

محنتیں:

[اس تختی میں تشدید کے بعد متحرک حروف ہیں۔]

۱۔ نون مشدد اور میم مشدد پر بھی غنہ ہوتا ہے۔

۲۔ اس تختی کی باقی محنتیں تختی نمبر۱۲ کی طرح ہیں۔

۳۔ لَا تَاْ مَنَّا میں صرف ادغام جائز نہیں بلکہ یہاں دو چیزیں ہیں۔

ا۔ادغام ۲۔اظہار

لیکن ''ادغام کے ساتھ اشمام'' اور ''اظہار کے ساتھ روم'' ضروری ہے۔

☆ادغام کے ساتھ اشمام:

ادغام کے ساتھ اشمام کا مطلب یہ ہے کہ نون کی تشدید اور اس کے غنہ کو ادا کرتے وقت ہونٹوں کو اسی طرح گول کرلیا جائے جس طرح ضمہ میں کیا جاتا ہے۔

☆اظہار کے ساتھ روم:

اظہار کے ساتھ روم کا مطلب یہ ہے کہ پہلے نون کے ضمہ کو کامل طور پر ادا نہ کیا جائے بلکہ اس کو جلدی کے ساتھ اس طرح ادا کیا جائے جس طرح کہ کوئی چیز اچک لی جاتی ہے۔

ف:ادغام کی اقسام:

ادغام کی کیفیت کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں ''تام'' اور ''ناقص'' جو پہلے تختی نمبر ۱۱ کے تحت گزر چکی ہیں اب لَا تَـاْ مَّـنَـا کی مناسبت سے یہاں ادغام کی سبب کے لحاظ سے قسمیں بیان کی جاتی ہیں اور وہ تین ہیں۔

ا۔ادغام مِثلین:

اگر ادغام حروف مثلین کے درمیان ہوا ہے، تو یہ ادغام مثلین ہے جیسے اِذْذّهَبَ اور قَدْ دَّ خَلُوْا وغیرہ۔

حروف مثلین:

وہ دو حروف، جو مخرج اور صفات، دونوں کے اعتبار سے بالکل ایک ہی ہوں، یعنی دونوں ایک ہی حرف ہوں جیسے اوپر کی مثالوں میں ذال اور دال۔

۲۔ادغام مُتَجَا نِسَین :

اگرادغام حروف متجانسین کے درمیان ہوا ہے تو یہ ادغام متجانسین ہے جیسے عَبَدُ تُّم اور فَرَ طُتُّ وغیرہ

حروف مُتَجَا نِسَیُن :

وہ دوحروف ،جن کا مخرج تو ایک ہومگر صفات کے اعتبار سے بالکل ایک نہ ہوں جیسے مذکورہ مثالوں میں دال اورتا، طا اورتا۔

۳۔ادغام مُتَقَا رِ بَیُن :

اگرادغام حروف متقاربین کے درمیان ہوا ہےتو یہ ادغام متقاربین ہے جیسے اَلَمُ نَخُلُقُکُّمُ اورمِنُ مَّالٍ وغیرہ۔

حروف متقاربین:

وہ دوحروف ہیں، جومخارج یا صفات دونوں کے لحاظ سے قریب قریب ہوں، جیسے مذکورہ مثالوں میں ’’قاف اورکاف‘‘ قریب المخرج ہیں اور’’نون اورمیم‘‘ قریب الصفات ہیں۔

۴۔ ءَ اَعُجَمِیٌّ میں ہمزہ کے اندرتسہیل ہے۔ اب تسہیل اورہمزہ کی وضاحت سمجھ لیجیے۔

تسہیل:

لغوی معنیٰ: آسان کرنا،سہولت پیدا کرنا۔

اصطلاحی معنیٰ:

یہ ہے کہ ہمزہ کو نہ تو ایسی سختی کے ساتھ ادا کیا جائے جو اس کے لیے بوجہ جہر وشدت ضروری ہے اور نہ ہی اتنا نرم ادا کیا جائے کہ الف سے بالکل ہی بدل کر رہ جائے، بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان اس طرح ادا کیا جائے کہ نرم تو ہولیکن اس کی ماہیت نہ بدلے بس اسی کو تسہیل کہتے ہیں۔

ہمزہ

اقسامِ ہمزہ:

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: اصلی اور زائدہ۔

اصلی:

وہ ہمزہ ہے جو حروف اصلیہ یعنی فا، عین، لام میں سے کسی حرف کے مقابلہ میں ہو۔ جیسے: اَمَرَ ، سَئَلَ ، بَدَاَ

زائدہ:

وہ ہمزہ ہے جو ان تین حرفوں میں سے کسی کے مقابلہ میں نہ ہو۔ مثلاً اِیْمَان
پھر زائدہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) وصلی۔ (۲) قطعی۔

وصلی:

۱۔ حروف میں سے صرف الف لام (اَلْ) کا ہمزہ جیسے اَلْحُکْمُ وغیرہ۔

۲۔ اَسماء میں سے اِسْمٌ ، اِ بْنٌ ، اِ بْنَۃٌ ، اِمْرُءٌ ، اِمْرَءَ ۃٌ ،
اِثْنَا نِ اور اِثْنَتَانِ ۔ان سات لفظوں کا ہمزہ۔

۳۔ افعال میں سے ثلاثی مجردوں کے امر حاضر کا اور ثلاثی مزیدوں میں باب افعال کے سوا باقی بابوں کی اور اسی طرح رباعی مزید اور ملحقات کے تمام ابواب کی ماضی معروف اور ان کی ماضی مجہول اور امر حاضر کے ہمزے یہ تو وصلی ہیں۔

قطعی:

ان ہمزہ وصلی کے ماسوا ہر ہمزہ قطعی ہے جیسا کہ: اِنْ ، اِذْ ، اِذَا ، اِنْسٌ ، اِرَمَ ، اِکْرَامٌ ، اَبْرَمُوْا ، اُخْرِجَتْ کا ہمزہ۔

احکام ہمزہ:

حکم ان کا یہ ہے کہ ہمزہ قطعی تو وصل اور ابتداء دونوں حالتوں میں ثابت رہتا ہے اور ہمزہ وصلی ابتداء کی حالت میں تو ثابت رہتا ہے مگر وصل یعنی ماقبل سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں گر جاتا ہے۔

مثالیں

۱۔ہمزہ قطعی:

اِنْ کَانُوْا ، وَالْاِنْسِ ، لَآ اُقْسِمُ ، وَالْاِکْرَامِ

۲۔ہمزہ وصلی:

اِضْرِبْ ، قَالُوْا اقْتُلُوْهُ ، عُزَیْرُنِ ابْنُ ، مِنْهُ اثْنَتَا

کام:

۱۔ پوری تختی کے ہجے کرنا۔
۲۔ ادغام کی قسموں کے نشان لگانا۔
۳۔ ہمزہ کی قسموں کے نشان لگانا۔
۴۔ باقی تختی نمبر ’’۱۱‘‘ والے نشان لگانا۔

تختی نمبر ۱۴

تشدید

محنتیں:

[اس تختی میں تشدید کے بعد سکون ہے۔]

۱۔ اَحَطْتُّ ادغام ناقص کی مثال ہے۔

۲۔ اس تختی کی باقی محنتیں تختی نمبر ''۱۲'' کی طرح ہیں۔

کام:

۱۔ پوری تختی کے ہجے کرنا۔

۲۔ ادغام و ہمزہ کی قسموں کے نشان لگانا۔

۳۔ باقی تختی نمبر ''۱۱'' والے نشان لگانا۔

تختی نمبر ۱۵

تشدید

محنتیں:

[اس تختی میں تشدید کے بعد تشدید ہے۔]

۱۔ دوسرے مشدد حرف پر بھی تھوڑی دیر رُکا جاتا ہے جیسے یَـزَّكّـی میں زا کی طرح کاف کو بھی ذرا رُک کر پڑھا جائے گا۔

۲۔ باقی محنتیں تختی نمبر ''۱۲'' کی طرح ہیں۔

کام:

۱۔ پوری تختی کے ہجے کرنا (خصوصًا دونوں حروف مشددہ کو آپس میں ملانے کی خوب مشق کرنا)۔

۲۔ باقی تختی نمبر ''۱۱'' والے نشان لگانا۔

تختی نمبر ۱۶

مد و تشدید

مختیں:

[اس تختی میں تشدید سے پہلے مد ہے۔]

۱۔ اس میں اکثر مد لازم کی مثالیں ہیں۔

۲۔ اس تختی کے ہجے اس طرح ہوں گے۔

ہجے کرنے کا طریقہ:

۱۔ **ضَآلًّا:** ضاد الف لام زبر ضال، لام دو زبر لاً، ضَآ لًّا۔

۲۔ **وَالصّٰٓفّٰتِ:** میں ہجے کرتے ہوئے صاد کو واؤ کے ساتھ اور پھر فا کو صاد کے ساتھ ملایا جائیگا۔

کام:

۱۔ پوری تختی کے ہجے کرنا۔

۲۔ مد کی تمام اقسام کی مثالیں لکھنا۔

۳۔ باقی تختی نمبر ''۱۱'' والے نشان لگانا۔

﴿خاتمہ اِجرائے قواعدِ ضروریہ﴾

مختلف:

۱۔ تنوین کے بعد ہمزہ وصلی ہو تو وہاں ایک نون کے نیچے زیر لگا کر اگلے حرف سے ملاتے ہیں اور تنوین کی جگہ صرف ایک حرکت باقی رہ جاتی ہے اور اس نون کو ''نون قُطنی'' کہتے ہیں۔ مثلاً نُوْحٌ اِبْنَهٗ کی جگہ نُوْحُ ابْنَهٗ۔

۲۔ اس نون قطنی سے پہلے زبر کی تنوین میں جو الف لکھا ہوتا ہے وہ یہاں بھی نہیں پڑھا جاتا۔ مثلاً عَادًا الْاُوْلٰی ۔

۳۔ ''ب'' سے پہلے نون ساکن یا تنوین ہو تو یہ دونوں میم بن جاتے ہیں۔ جیسے: مِنْۢ بَعْدُ ، لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ۔

۴۔ میم ساکن کے بعد ''ب'' یا ''م'' ہوگی تو میم ساکن پر بھی غنہ ہوگا۔ جیسے : تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ ، لَهُمْ مَّا ۔

فائدہ:

نون ساکن اور تنوین کے احکام پہلے تختی نمبر ''۱۱'' کے تحت گزر چکے ہیں۔ یہاں میم ساکن کے احکام ذکر کیے جاتے ہیں۔

﴿میم ساکن کے احکام﴾

میم ساکن کے احکام تین ہیں۔

۱۔ ادغام ۲۔ اظہار ۳۔ اِخفاء

۱۔ ادغام:

اگر میم ساکن کے بعد دوسرا حرف بھی میم ہو تو ادغام ہوگا۔

جیسے: اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ اور وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وغیرہ۔

۲۔ اخفاء:

اگر میم ساکن کے بعد ''ب'' ہو تو اخفاء ہوگا۔

جیسے: اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ اور تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ وغیرہ۔

۳۔ اظہار:

اگر میم ساکن کے بعد ''میم'' اور ''با'' کے علاوہ باقی چھبیس حروف میں سے کوئی حرف ہو تو اظہار ہوگا (اور ایک حرف یعنی الف، نون ساکن کی طرح میم ساکن کے بعد بھی نہیں آتا کیونکہ الف کے ماقبل کو فتحہ (َ) لازم ہے اور ساکن کے بعد اس کا تلفظ نہیں ہو سکتا)۔

اظہار کی مثالیں:

فَلَهُمْ اَجْرٌ ، بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ ، يَمُدُّهُمْ فِي ، كُنْتُمْ خَيْرَ ۔

فرق:

نون ساکن اور میم ساکن کے احکام میں فرق یہ ہے کہ میم کے اظہار کو ''اظہار شفوی'' اس کے اخفاء کو ''اخفاء شفوی'' اور اس کے ادغام کو ''ادغام شفوی'' کہتے ہیں؛ کیونکہ میم ان تینوں حالتوں میں ہونٹوں سے ہی ادا ہوتا ہے بخلاف نون کے کہ وہ صرف اظہار ہی کی صورت میں اپنے اصلی مخرج سے ادا ہوتا ہے اور باقی تین حالتوں میں اپنے مخرج سے ادا نہیں ہوتا۔

کام:

۱۔ اظہار / ادغام / اقلاب / اخفاء کے نشان لگانا۔

۲۔ ادغام شفوی / اخفاء شفوی / اظہار شفوی کے نشان لگانا۔

۳۔ ہر مد کا منفرد نشان لگانا۔

۴۔ موٹے حروف اور قلقلہ کا نشان لگانا۔

۵۔ وقف کے قاعدے نمبر کا نشان لگانا۔

تَمَّتْ بِمُجَرَّدِ فَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ بِهٖ يَلِيْقُ الْحَمْدُ كُلُّهٗ ۔